اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

جلد ۲۰	مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۱ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۲ء	نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا ہنوز علیل ہے۔ حضور ناسازیٔ طبع کے باعث اس دفعہ بھی جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۔ نومبر جناب خان غلام اکبر خان صاحب نواب اکبر یار جنگ کے اعزاز میں دعوت دی۔ نواب صاحب موصوف ۱۹۔ نومبر واپس تشریف لے گئے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں :۔

۲۰۔ نومبر۔ حافظ مبارک احمد صاحب کو کراچی بسلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا :۔

۲۰ نومبر سے ڈاک خانہ سابقہ عمارت سے منتقل ہو کر نئی بلڈنگ میں چلا گیا ہے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

نیکیاں بدی کے پاداش کو دور کر دیتی ہیں

"یہ اصول یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ جب انسان شیطان کی حکومت میں آئے یعنی بدی کرے کہ ہمیشہ جہنم پاتا۔ تو یہ بات سراسر عدل کے خلاف ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی حکومت اپنے سر پر لے کر یعنی بعوض نیکی کرنے کے جہنم سے نجات نہ پائے۔ سو خدا تعالےٰ کا عدل ہرگز پورا نہیں ہو سکتا جب تک نیکی کا وہ پاداش نہ ہو۔ جو بدی کا پاداش ہے۔ یعنی جب تک نیکی بدی کے پاداش کو دور نہ کرے۔ تب تک عدل قائم نہیں ہو سکتا۔ اسی عدل کو پورا کرنے کے لئے قرآن شریف میں وارد ہے۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ"

(الحکم ۷۔ مئی ۱۹۰۸ء)

اخبار احمدیہ

صنعتی اشیاء کی نمائش کے متعلق اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پھر صنعتی نمائش کے دن آ رہے ہیں۔ نمائش کیا۔ آپ کو ثواب دلانے کے دن آ رہے ہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی دُنیاوی غرض و منافع مد نظر نہیں۔ بلکہ مفاد اسلام پیش نظر ہیں۔ چونکہ علی العموم نمائشی اشیاء تیار کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اعلان ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ تمام بہنوں نے نمائشی اشیاء تیار کرنے میں خوب سرگرمی سے کام لیا ہوگا۔ اور دلدہی سے اس امر کی کوشش کی ہوگی کہ امسال کی نمائش گزشتہ سالوں کی نمائشوں سے بڑھ کر بارونق ہو۔ تمام مقامات کی لجنات کو چاہیئے کہ سب بہنوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ صنعتی نمائش میں حصہ لے کر اُسے بارونق بنائیں۔ چونکہ نمائشی اشیاء کا اندراج رجسٹر میں اور حساب کتاب بہت ہوتا ہے۔ اس لئے سب سے موزوں یہ بات ہوں کہ جو چیزیں ہمیں ۱۵ دسمبر تک وصول ہوں گی۔ وہ برائے انعام کمیشن انعامی فیصلہ کنندہ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ اور جو ۲۰ دسمبر تک دستیاب ہوں گی۔ وہ درج رجسٹر ہو کر نمائش میں رکھ لی جائیں گی۔ اور جو ۲۰ دسمبر کے بعد ملیں گی۔ ہم ان کی ذمہ دار نہ ہو سکیں گی۔ کیونکہ ۲۳-۲۴ دسمبر کو نمائش لگنے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ اس بیرون ہند کی اشیاء نمائشی اس میعاد معینہ سے مستثنیٰ ہوں گی۔

ارسال کردہ اشیاء نمائشی کے ساتھ مفصل خط ان کی اصل لاگت کے متعلق ہونا چاہیئے۔ چونکہ بعض بہنیں اصل و نفع سب ترقی اسلام میں دے دیتی ہیں۔ اس لئے اس کی تفصیل بھی ساتھ ہونی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ہر ایک بہن کو اس کار خیر میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

تمام اشیاء نمائشی بنام محترمہ ام طاہر احمد صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان ارسال فرمائیں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

خاکسار مریم نائب سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

ضروری اعلان

مجھے ایک ایسے انگریزی دان مبلغ کی جو دینی واقف اور لیکچر دینے کی قابلیت رکھتا ہو۔ ضرورت ہے۔ جو اپنے کام سے تین ماہ کی رخصت لے کر مالابار جا سکے۔ کرایہ آمد و رفت کا میں انتظام کر دوں گا۔ میں مخلصین جماعت سے امید کرتا ہوں۔ کہ میرے اس اعلان پر کوئی دوست لبیک کہیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تقرر امیر

مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت کھاریاں ضلع گجرات کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری فضل الٰہی صاحب کو اس جماعت کا ۱۲ نومبر ۱۹۳۸ء سے آخر اپریل ۱۹۳۹ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

رشتوں کے متعلق ایک تحریک

بعض احباب کی تحریک پر لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ احمدی لڑکوں اور لڑکیوں کے نکاح آپس میں ہی ہو سکتے ہیں۔ اس واسطے اگر احباب اپنے قابل نکاح لڑکوں اور لڑکیوں کو جلسہ سالانہ پر اپنے ہمراہ لایا کریں۔ اور پہلے دفتر امور عامہ کو اطلاع کر دیا کریں۔ تو فریقین ایک دوسرے کے متعلق بآسانی گفتگو کر سکیں گے۔ اور ایسے معاملات کے سرانجام دینے میں آسانی پیدا ہو سکے گی۔

ناظر امور عامہ قادیان

رسالہ مسلم سن از امریکہ

یہ سہ ماہی رسالہ جو انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ کئی مبلغوں کا کام کرتا ہے۔ اس واسطے اس کی اشاعت جس قدر ہو۔ اسلام کی تبلیغ کا دائرہ اتنا ہی وسیع ہوگا۔ جملہ اہل اسلام سے عموماً اور احمدی دوستوں سے خصوصاً درخواست ہے۔ کہ وہ اس کی خریداری قبول کریں۔ اور دوسروں کو بھی خریداری کے لئے آمادہ کریں۔ قیمت سالانہ تین روپے ہے۔ رسالہ بہت دیدہ زیب ہے۔ اور بڑے بڑے اہل قلم کے مضامین اس میں نکلتے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سفر حج کے متعلق استفسار

عاجز کا ارادہ اس سال براہ بصرہ بغداد۔ مصر۔ جدہ حج کو جانے کا ہے۔ اگر کوئی دوست بتا سکیں۔ کہ اس راہ سے کتنا خرچ ہوگا۔ اور کس قدر وقت لگے گا۔ نیز اگر کوئی اور احمدی بھائی اس راہ سے ارادہ حج بیت اللہ کا رکھتے ہوں۔ تو مطلع فرمائیں۔

خاکسار محمد اسماعیل ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱- میری اکلوتی لڑکی بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار نظام الدین سیالکوٹی

۲- چند دن ہوئے۔ کہ خاکسار کو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں شدید نقصان پہنچایا گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ مولا کریم میری مدد فرمائے۔ خاکسار میرزا محمد حسین۔ راولپنڈی۔ ۳- عزیز عبد الاحد کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد بشیر۔ انبالہ۔ ۴- مدت سے میری ترقی رکی ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں۔ منظور ہو جائے۔ خاکسار محمد صادق نارووال

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے میرے بیٹے نذیر حسین شاہ کو لڑکا عنایت کیا ہے۔ درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار سید امیر حسین از گنگ

دعائے مغفرت

۱- جمعدار ڈاکٹر محمد عالم صاحب احمدی ڈیرہ اسسٹنٹ سیالکوٹی جو دروش (چترال) سے بیمار ہو کر آئے تھے۔ سیالکوٹ چھاؤنی میں ۲۸ اکتوبر کو فوت ہوگئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ چھوٹے چھوٹے بال بچے رہ گئے ہیں۔ اہل و عیال کی رہائش بھی قادیان میں رکھتے تھے۔ خاکسار محمد شریف سیالکوٹی

۲- میرے والد صاحب ۳۰ اکتوبر کو فوت ہوگئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد مراد۔ پنڈی بھٹیاں۔ ۳- کرم دین صاحب احمدی ۱۶ نومبر ۱۹۳۸ء کو فوت ہوگئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد العزیز از گھیانہ۔ ۴- ۱۵ نومبر میری والدہ انتقال کر گئی ہیں دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد یعقوب خان راجپوت

جامعہ احمدیہ کے طلباء کا تبلیغی سفر

جیسا کہ تمام کالجوں میں دستور ہے۔ کہ ان کی ٹیمیں ورزش کے شوق کو بڑھانے کے لئے مناسب موسم میں سفر کر کے مختلف کالجوں کی ٹیموں سے میچ کھیلتی ہیں۔ اس دفعہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ جامعہ احمدیہ کی ہاکی، فٹ بال۔ اور والی بال کی ٹیمیں ۲۶ نومبر ۱۹۳۸ء کو قادیان سے روانہ ہو کر جالندھر۔ پھلور۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ دہلی۔ علیگڑھ تک جا کر اسی طرح پر میرٹھ۔ دیوبند۔ اور سہارنپور میں مختلف کالجوں اور سکولوں کی ٹیموں سے میچ کرتی ہوئی ۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو قادیان واپس آئیں۔ اور چونکہ جامعہ کی اصل غرض مبلغین کا تیار کرنا ہے۔ اس لئے یہ سفر صرف کھیلوں کے لئے اختیار نہیں کیا گیا۔ بلکہ اہم غرض اس کی یہ ہے۔ کہ دن کو کھیلوں کے پروگرام پر عمل کر کے۔ رات کو پوسٹروں کی اشاعت اور عام منادی کے ذریعہ لوگوں کو جمع کر کے مختلف مضامین پر تقریریں کی جائیں۔ اس لئے مبلغین کلاس کے قریباً تمام طلبہ اس سفر میں شریک ہوں گے۔ علاوہ تبلیغی تقریروں کے کئی گروہ میں جو اسی مناظر مختلف کالجوں کے طلبہ کے درمیان قرار پایا ہے۔ اس میں ہمارے طلبہ بھی حصہ لیں گے۔

اس سفر کی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لی گئی۔ تو حضور نے خوشی سے اجازت دی۔ اور فرمایا طلبہ ہر جگہ نیک نمونہ دکھاتے جائیں۔ تو انشاء اللہ یہ بڑی بابرکت تجویز ہے جو خدا کو پسندیدہ ہوگی۔ پس بعد خدا کا نام لے کر طلبہ نے اپنے سفر کا سامان کر لیا ہے۔ اور انشاء اللہ یہ وفد ۲۶ نومبر کو قادیان سے پہلی گاڑی پر روانہ ہوگا۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام ان مقامات کی جماعتوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ جہاں ہمارے طلبہ میچ کھیلیں گے۔ اور تبلیغ کریں گے کہ وہ ہر طرح ہمارے طلبہ کی ہمت افزائی کریں۔ اور ابھی سے ان کے قیام نیز جلسہ گاہ وغیرہ کی تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ طلبا پہنچتے ہی اپنا کام شروع کر دیں کیونکہ ہر جگہ قریباً ایک ایک روز بلکہ بعض جگہ صرف نصف روز قیام ہوگا۔ ذیل میں تقریروں کا پروگرام شائع کیا جاتا ہے:-

جالندھر شہر۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ مولوی صالح محمد صاحب۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ حضرت مسیح موعود کے کارنامے۔ لدھیانہ۔ مولوی جلال الدین صاحب۔ مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ کسر صلیب۔ قرآن مجید الہامی اور مکمل کتاب ہے۔ انبالہ شہر۔ مولوی محمد شریف صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ ضرورت مذہب۔ صداقت مسیح موعود۔ دہلی۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ ختم نبوت۔ مولوی محمد شریف صاحب۔ احمدیت اور اسلام۔ شیخ مبارک احمد صاحب۔ کیا مذہب کی ترقی میں روک ہے۔ مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ ابطال الوہیت مسیح۔ مولوی صالح محمد صاحب حدوث روح و مادہ۔ مولوی جلال الدین صاحب۔ میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے۔ مولوی ظہور الحسن صاحب۔ خدا کا انتخاب۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ مولوی عبد الغفور صاحب۔ خصوصیات اسلام۔ مولوی احمد خاں صاحب۔ وفات مسیح۔ علیگڑھ۔ شیخ مبارک احمد صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب (مناظرہ) موجودہ سرمایہ داری اسلام کے اصول کے مخالف اور مسلمانوں کی سیاسی ترقی میں سدّ راہ ہے۔ میرٹھ۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ تمدن اسلام۔ مولوی صالح محمد صاحب حضرت مسیح موعود کے کارنامے۔ دیوبند۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ وفات مسیح۔ شیخ مبارک احمد صاحب ختم نبوت۔ سہارنپور۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ وفات مسیح۔ شیخ مبارک احمد صاحب۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۶۲ قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

ہندو دھرم کی تباہی گاندھی جی کے ذریعہ

گاندھی جی کی دھمکی کے خلاف ہندوؤں میں جوش

سہولت پسندی

اگرچہ گاندھی جی نے ہندوستان کے لاکھوں ایسے مندروں کو چھوڑ کر جو ملک کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن کے قریب تک پھٹکنے کی اچھوت اقوام کے لوگوں کو اجازت نہیں۔ صرف مالابار کے ایک مندر کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھلوانے کی خاطر فاقہ کشی کی دھمکی دے کر اپنے لئے بہت کچھ سہولت اور آسانی مدنظر رکھ لی ہے۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ جب وہ اپنی عزت کا واسطہ دے کر اور اپنی جان جانے کا خطرہ سامنے لا کر یہ مطالبہ کریں گے۔ کہ پیش نظر مندر کے متعلق ان کا معمولی سا مطالبہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو ان کے پیرو راسخ الاعتقاد ہندوؤں پر اس قدر دباؤ ڈال سکیں گے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے گاندھی جی کے اس مطالبہ کے آگے جھک جائیں۔ چنانچہ انہوں نے فاقہ کشی کی دھمکی دینے کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ

"اس کی دو وجوہ ہیں۔ ایک تو میری عزت کا سوال ہے۔ دوسرے اس بات سے لاکھوں لوگ جن کا مجھ میں اعتقاد ہے حرکت میں آئیں گے" (پرتاپ ۱۸۔ نومبر)

لیکن اچھوتوں کے لئے ایک مندر کے دروازے کھلوانے کا مقصد جس پر گاندھی جی اپنی عزت اور زندگی کا انحصار رکھ کر فاقہ کشی کرنا چاہتے ہیں۔ اسے نہ تو اچھوت اقوام کوئی وقعت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ ہندو دھرم پر پختہ اعتقاد رکھنے والے ہندو اسے برداشت کرنے کے لئے آمادہ نظر آتے ہیں۔ ان دونوں فریقوں کے پاس گاندھی جی کے اس اقدام کے خلاف نہایت معقول اور زبردست وجوہات ہیں۔ فی الحال ہم راسخ الاعتقاد ہندوؤں کا معاملہ پیش کرتے ہیں:-

ہندوؤں میں اچھوتوں کی اصلاح کا خیال

عام ہندو اچھوتوں کی افسوسناک اور ابتر حالت سے ناواقف نہیں۔ اور نہ وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام ہمیشہ ذلت و نکبت کی لعنت میں مبتلا رہیں۔ وہ بھی ان کی اصلاح اور ترقی کے خواہاں ہیں۔ اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے۔ اور ہر قسم کی مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ خود گاندھی جی نے دوبارہ فاقہ کشی کو حق بجانب اور فروری قرار دینے کے سلسلہ میں جو ساتواں اعلان ۱۶۔ نومبر کو پونا سے شائع کرایا ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"سناتنیوں کی طرف سے جس قدر خطوط مجھے ملے ہیں۔ ان میں یہ حیران کن اقبال کیا گیا ہے۔ کہ (۱) ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہری جنوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ (۲) ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بہت سے ہندو ہری جنوں سے بدسلوکی روا رکھتے ہیں۔ (۳) ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کے بچوں کو تعلیم ملنی چاہیئے۔ اور انہیں رہنے کے لئے بہتر مکان ملنے چاہئیں۔ (۴) ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہیں نہانے۔ اور پانی حاصل کرنے کے لئے مناسب سہولتیں ملنی چاہئیں۔ (۵) ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہیں عبادت کے لئے سہولتیں ملنی چاہئیں۔ (۶) ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہیں وہ تمام حقوق شہریت حاصل ہونے چاہئیں۔ جو دوسروں کو حاصل ہیں۔ (۷) ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کو پورے سیاسی حقوق ملنے چاہئیں" (ملاپ ۱۸۔ نومبر)

ہندو کیا چاہتے ہیں

یہ سب کچھ تسلیم کرتے ہوئے بالفاظ گاندھی جی ہندو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ "ہم کو ان سے چھونے یا ان سے ملنے جلنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے" کیونکہ ہندو دھرم اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر گاندھی جی کے مدنظر اچھوت اقوام کی بہتری۔ ترقی اور خوشحالی ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کی نگاہ میں ہندو دھرم کی بھی کوئی وقعت ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اچھوت اقوام کے لئے کوئی فائدہ رساں اور نفع بخش کام سر انجام دینے کی بجائے ایک ایسا فضول مشغلہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو ہندو دھرم کے سراسر خلاف ہے اور جس کے متعلق خود ان کو اعتراف ہے "مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سناتنی ہندو واقعی محسوس کرتے ہیں۔ کہ سناتن دھرم خطرہ میں ہے"۔ لیکن چونکہ گاندھی جی کو ہندو دھرم کی کوئی پروا نہیں۔ اور گو وہ خود ہندو۔ بلکہ سناتنی ہندو کہلاتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو ہندو دھرم کے احکام کا پابند نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہندو دھرم کو اپنی مرضی اور منشار کا پابند بنانے ہیں۔ اس لئے انہوں نے وہ راہ اختیار کی ہے جو سناتن دھرم کو تباہی تک پہنچانے والی ہے۔

گاندھی جی کیسے ہندو ہیں

گاندھی جی جس قسم کے ہندو ہیں۔ وہ تو اسی سے ظاہر ہے کہ وہ حال ہی میں ہندو دھرم کی سب سے بڑی بنیاد ویدوں کے متعلق یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ یہ نامعلوم انسانوں کی تصانیف ہیں۔ اور بعد کی پشتیں حسب منشاء ان میں تحریف کرتی رہی ہیں۔ حالانکہ تمام ہندو دنیا یہ اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ وید ایشور کا کلام ہیں۔ اور انسانی دست برد سے بالکل منزہ۔ اب گاندھی جی نے اپنے ایک تازہ اعلان میں جو ۱۷۔ نومبر کو پونا سے شائع کیا ہے۔ شاستروں کے متعلق بھی فیصلہ کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"جو کچھ اخلاق کے مسلمہ اصولوں کے غیر مطابق ہے۔ میرے نزدیک وہ شاستروں کے مطابق نہیں ہے" (پرتاپ ۱۹۔ نومبر)

یعنی جن باتوں کو گاندھی جی اخلاق کے مسلمہ اصول کے غیر مطابق سمجھتے ہیں۔ وہ شاستروں میں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے:- کہ "اگر ہندوؤں کو ان تمام کتابوں (شاستروں) کا پابند بنایا جائے۔ تو مشکل کوئی بداخلاقی کا کام ہوگا۔ جس کو شاستروں کے رُو سے جائز نہ ٹھیرایا جا سکے" گویا شاستر جنہیں سناتنی ہندو اپنے دھرم کی مقدس کتب قرار دیتے ہیں۔ ان کی حقیقت گاندھی جی کے نزدیک یہ ہے۔ کہ وہ دنیا جہان کی تمام بداخلاقیوں اور بدیوں کو جائز قرار دینے والے ہیں:-

ہندو حق بجانب ہیں

جس شخص کے ہندو دھرم کی بنیادی اور مقدس کتب کے متعلق یہ خیالات ہوں۔ وہ ہندو دھرم کی تباہی و بربادی کے لئے جو کچھ بھی کرے۔ کم ہے۔ اور اس کے خلاف راسخ الاعتقاد ہندوؤں کا آواز اٹھانا بالکل حق بجانب ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب جبکہ گاندھی جی نے اچھوت اقوام کی آڑ لے کر ہندو دھرم کو تباہ کرنے کی مہم شروع کی ہے ہندو پورے زور کے ساتھ ان کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔

گاندھی جی کی موجودہ تگ و دو کے خلاف ہندوؤں میں غم و غصہ اور رنج و ملال کا جو وسیع جذبہ پایا جاتا ہے۔ اس کا پتہ ذیل کے چند اقتباسات

سے لگ سکتا ہے۔ جو بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔

تمام سناتن دھرمیوں کی نمائندہ انجمن کا اعلان

آنریری سکرٹری آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سنگھ نے گاندھی جی کے دوبارہ برت شروع کرنے کے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے کہا:-

"ورن آشرم سوراجیہ سنگھ ہندوستان بھر کے سناتن دھرمیوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ سناتن دھرمی لیڈر گاندھی جی کی دھمکی۔ اور ناجائز ستیہ گرہ کو سخت غیر مناسب خیال کرتے ہیں۔ اور وہ اس دھمکی کو شاستروں کے احکام کی کھلے طور پر خلاف ورزی۔ اور چیلنج سمجھتے ہیں۔ ستمبر میں گاندھی جی نے جو برت رکھا۔ اس کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ کے متعلق تھا جب سمجھوتہ کی گفتگو شروع ہوئی۔ تو سناتن دھرمیوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ حالانکہ ان کی تعداد ہندوستان میں بہت زیادہ ہے۔ اس برت کی آڑ لے کر چند سوشل لیڈروں نے مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کو خاص طور پر اہمیت دی۔ مسٹر گاندھی نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور اس خالص دھارمک معاملہ میں چودھری بن بیٹھے۔ حالانکہ ان کو دھارمک معاملات میں کوئی خاص حیثیت حاصل نہیں ہے۔ قدامت پسند ہندوؤں کو مسٹر گاندھی کی اس روش پر سخت اعتراض ہے۔ اچھوتوں کے پریم میں آکر انہوں نے ہندوؤں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ان کی دھمکی قانون اور انصاف کے منافی ہے۔ اگر مسٹر گاندھی نے برت رکھا۔ تو یہ شور مچ جائے گا۔ کہ گاندھی کو کسی صورت میں بچاؤ۔"

(سیاست ۹ر نومبر)

یہ تمام ہندوستان کے سناتنیوں کی نمائندہ انجمن کا اعلان ہے۔ اور نہایت پُر زور اعلان ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گاندھی جی سناتن دھرم کے متعلق جو خطرہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا ہندوؤں کو پورا پورا احساس ہے۔

ایک اور سبھا کا اعلان

اسی طرح آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سبھا نے وائسرائے ہند کی خدمت میں ایک میموریل بھیجکر لکھا ہے:۔

"گاندھی جی کی تحریک پر اچھوتوں کو ہندو مندروں میں داخل کرنے کی جو سکیم جاری ہوئی ہے۔ اس سے ہندو دھرم میں مداخلت ہوتی ہے۔ کیونکہ شاستروں کے رُو سے اچھوتوں کا مندروں میں داخلہ پاپ ہے۔ ملکہ وکٹوریا نے اپنے میگنا چارٹر میں مذہب میں مداخلت نہ ہوگی۔ کا یقین دلایا تھا۔ اب اس کی موجودگی میں ہمارے دھرم کی حفاظت کی جائے۔" (پرتاپ ۱۲- نومبر)

حکومت سے یہ درخواست اس لئے کی گئی ہے۔ کہ ہندوؤں کو خطرہ ہے۔ جب گاندھی جی نے فاقہ کشی شروع کی۔ تو ان کے پُر جوش چیلے راسخ الاعتقاد ہندوؤں کو خوف زدہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ خود گاندھی جی کو بھی ان کی تحریک کے اس پہلو کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اعتراف کیا ہے۔ کہ انہیں لکھا گیا ہے:۔

"بہت سے قدامت پسند لوگ ایسے ہونگے۔ جو آپ کے پُر جوش چیلوں کے ہاتھوں نقصان پہونچنے کے خوف سے مجبور کئے جائینگے۔"

جگت گورو کا اعلان

اسی سلسلہ میں سنکیشور ناتھ جگت گورو شنکر اچاریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ

"گاندھی جی ہمارے دھرم سے بڑے نہیں۔ دھرم عوام کے آرام کو مدنظر رکھنے کے لئے نہیں۔ ہمیں کسی شخص کی دھمکی سے ڈر کر دھرم کا رستہ نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ لاکھوں ایسے سناتنی ہیں۔ جو گاندھی جی کے خیالات کے خلاف ہیں۔ اور اپنے خیالات پر قائم رہنے کے لئے وُہ اپنی زندگی تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(پرتاپ ۱۴- نومبر)

گاندھی جی کا خطرناک کھیل

یہ نہایت ذمہ وار لوگوں کے اعلانات ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی نے ہندو دھرم کو تباہ کرنے کے لئے جو برت رکھنے کی دھمکی دی ہے۔ اسے انتہائی نفرت و حقارت سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ اگر وُہ کھیل جو گاندھی جی نے کھیلنا چاہا ہے۔ نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب بن جائے۔ لیکن اگر اس میں گاندھی جی کو کامیابی بھی حاصل ہو جائے۔ اور مالابار کے ایک مندر کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھُل جائیں۔ تو بھی اچھوتوں کے نزدیک اس کی کچھ وقعت نہ ہوگی۔ جیسا کہ وُہ ابھی سے کہہ رہے ہیں۔ اور گاندھی جی اس روش میں اپنے لئے سخت نقصان اور خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ اس کا ذکر ہم تفصیلی طور پر دُوسرے مضمون میں کریں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

سیرت النبیؐ کے جلسوں کی مخالفت کرنیوالے

خدا تعالےٰ کے فضل سے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے تمام ہندوستان میں جس کامیابی کے ساتھ منعقد کئے گئے۔ اور ہر مذہب وملت کے معزز اور اہل علم اصحاب نے بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ستودہ صفات کے متعلق جس قدر عقیدت کا اظہار کیا۔ اس کا کسی قدر پتہ ان رپورٹوں سے لگ سکتا ہے۔ جو مختصر طور پر الفضل میں شائع کی جا چکی ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان رپورٹوں کے مطالعہ کے بعد وہ لوگ شرم و ندامت کے پردہ میں اپنے مونہہ چھپا لیتے۔ جنہوں نے مسلمان کہلا کر رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں سے ہونے کا دعوےٰ کرتے ہوئے سیرت النبیؐ کے جلسوں کی مخالفت کی۔ اور ان کے انعقاد میں ہر قسم کے روڑے اٹکانے کی کوشش کی لیکن معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ اس حد سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ جہاں کسی انسان کو اپنے ناروا اور ناسزا افعال کی وجہ سے ندامت کا احساس ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اب بڑے فخر کے ساتھ بعض مقامات کے متعلق اپنی شر انگیزیوں اور فتنہ پردازیوں کو اخبارات میں پیش کر رہے ہیں۔ اور "زمیندار" و "حریت" اُن کے شرمناک اور انسانیت کش افعال کے ذکر سے اپنے صفحات سیاہ کر رہے ہیں۔

اوّل تو ان چند مقامات کی جہاں بعض مفسدین نے جلسوں میں رخنہ اندازی کی۔ ان کثیر التعداد مقامات کے مقابلہ میں جہاں نہایت کامیاب اور شاندار جلسے ہوئے۔ کوئی حقیقت ہی نہیں۔ اور اسی سے سیرت النبیؐ کے جلسوں کی مخالفت کرنے والوں کی اپنے معیوب مقصد میں ناکامی و نامرادی ظاہر ہے۔ دوسرے کسی مسلمان کہلانے والے کے لئے یہ بھی کوئی فخر اور خوشی کی بات ہے۔ کہ اس نے کسی مقام کے اس جلسہ میں رخنہ اندازی کی۔ جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اعلیٰ صفات اور آپ کی بے مثال تعلیم مسلموں اور غیر مسلموں کے سامنے پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ حالانکہ بہت سے مقامات پر خود معزز غیر مسلموں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کے اعتراف میں نہایت اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا۔ جن لوگوں نے ان جلسوں میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس موقعہ پر انسانیت اور اخلاق سے گرے ہوئے افعال کا ارتکاب کیا۔ شرارت اور فتنہ انگیزی سے کام لیا۔ انہیں اور ان اخباروں کو جو ان کے مکروہ افعال کی تشہیر کر رہے ہیں۔ مسلمان کہلانے پر شرم آنی چاہیئے۔

اگرچہ ایسے لوگ اسلام کی روشن پیشانی پر سیاہ دھبہ ہیں اور ان کی وجہ سے اسلام کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ جو افسوسناک امر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک خوشی کا پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے ننگ اسلام لوگوں کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے عام مسلمان ان کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں سے واقف ہو رہے ہیں۔ اور بہت کم لوگ اب انہیں مونہہ لگاتے ہیں۔ دردمند ان اسلام کو چاہیئے کہ جلد سے جلد ایسے لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں [illegible]

حکومت کابل کے خلاف ازسر نو شرارت

ان لوگوں کو جو موجودہ شاہ کابل کے خلاف اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت بغض و عداوت کے جراثیم اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ایک ایسے شخص کی سزا دہی پر جس کی موجودہ حکومت کے خلاف سازش پایہ ثبوت تک پہنچ گئی۔ اور جس کی سزا ملک کے سر برآوردہ نمائندوں نے تجویز کی حکومت کابل کے خلاف اپنی شرارتوں کو ازسر نو جاری کرنے کا موقعہ ہاتھ آگیا [illegible] اور مسلمانوں کی بات بات میں مخالفت کرنے والا ہندو پریس ان کی حمایت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

موجودہ زمانہ کا جہاد مالی قربانی ہے

جماعت احمدیہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۲ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

احمدیہ جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت ہی

خوش قسمت جماعت

ہے۔ اور صحابہؓ کے بعد جتنی نسلیں مسلمانوں میں گزری ہیں۔ یا آئندہ پیدا ہوں گی۔ ان سب پر اگر یہ جماعت فخر کرے۔ تو بجا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس پر فضل کیا۔ اور اگرچہ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ میسر نہ آیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اس کے نصیب کیا گیا۔ جو

بہت بابرکت زمانہ

ہے۔ لیکن صرف اس زمانہ میں ہونا خوش قسمتی کا موجب نہیں ہو سکتا کیا اس زمانہ میں ہزاروں لاکھوں انسان ایسے پیدا نہیں ہوئے جو اگر نہ ہوتے۔ تو ان کے لئے بہتر تھا۔ کیا اسی زمانہ میں ہزاروں انسان خدا تعالےٰ کی لعنت کے نیچے نہیں۔ گویا اس زمانہ میں ان کا پیدا ہونا بدقسمتی کا موجب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ان گدی نشینوں کے متعلق حسن ظن رکھتا ہوں۔ جو میرے دعوے سے پہلے فوت ہو گئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو میرے انکار سے بچا لیا۔ یہ اللہ تعالےٰ نے ان پر فضل اور رحم کیا۔ کہ وہ اپنا ایمان سلامت لیکر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اگر وہ میرا دعوےٰ سنتے۔ اور پھر قبول نہ کرتے۔ تو ایمان سے خالی جاتے۔ ان کی نیکیاں خدا تعالےٰ کو پسند آئیں۔ اور میرے دعوےٰ سے پہلے انہیں اس دنیا سے اٹھا لیا۔ اور انہیں ابتلاء میں نہ ڈالا۔ اسی طرح آپ فرماتے۔ میرے والد اور میرے بڑے بھائی پر بھی اللہ تعالےٰ نے رحم کیا۔ اور وہ میرے دعوےٰ سے پہلے فوت ہو گئے۔ ان میں سے ایک کا بیٹا اور دوسرے کا چھوٹا بھائی تھا۔ اور شائد اس حجاب کی وجہ سے ہی مجھے قبول نہ کر سکتے۔ تو محض اس زمانہ میں پیدا ہونا خوش قسمتی کا موجب نہیں۔ بلکہ یہ انہیں کے لئے ہے۔ جو

ان برکات سے حصہ

لیتے ہیں۔ جنہوں نے آپ کے دعوے کو قبول کیا۔ اور ساتھ ہو لئے۔ جو آپ کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہی بہتر تھا۔ کہ پیدا ہی نہ ہوتے۔ اور ہم خوش قسمت بھی اسی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ کہ حقیقی طور پر آپ کو قبول کریں۔ اور ساتھ ہو جائیں۔ آپ کے

حزب میں شامل

ہوں۔ اصل مقصد آپ کے حزب میں شامل ہونا ہے۔ صرف احمدی کہلانا کافی نہیں۔ بے شک یہ بھی خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں پہچاننے کی توفیق دی۔ لیکن مان کر

ذمہ واریوں کو ادا نہ کرنا

ٹھیک نہیں۔ حقیقی فائدہ جبھی ہو سکتا ہے۔ کہ ساتھ ہو لیں۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء دنیا میں اسی لئے آتے ہیں۔ کہ لوگ ان کے ساتھ ہوں ان کے کام میں شریک ہوں۔ اور ان کے بعد ان کے کام کو جاری رکھیں۔ اور حقیقی طور پر وہی لوگ ان کے ساتھ ہوتے ہیں جو ان کے کام میں ان کا ہاتھ بٹاتیں۔ صرف مان لینا۔ اور پھر

عہد کی پابندی

نہ کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس طرح الٹا

عہد کی خلاف ورزی

کرنے والوں میں شامل ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہم میں ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ پوری کوشش اور سعی سے حقیقی طور پر جماعت میں داخل ہو۔ یہ نہیں کہ بیعت کر کے بس کر دی جائے بلکہ اس کام میں حصہ لینا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کیا ہے۔ اور اگر ہم یہ نہیں کرتے۔ تو اس عہد کو توڑنے والے ہیں۔ اور ڈرنا چاہیئے۔ کہ کہیں ہمارا نام اس جماعت کی فہرست سے خدا تعالےٰ کے حضور کاٹ نہ دیا جائے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا فضل ہر دم ہمارے شامل حال رہے۔ اور ہم انعام حاصل کرنے کے وقت محرومین میں سے نہ ہوں۔ بلکہ اس سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے فضل سے

منعم علیہ جماعت

میں داخل ہوتا ہے۔ اس پر بہت ہی افسوس ہو گا۔ اگر وہ پھر اس سے خارج کر دیا جائے۔ اگر ہم میں سے کسی کی کمزوریوں یا سستیوں کی وجہ سے اسے اس جماعت کے لئے ناکارہ اور نکما قرار دیدیا جائے تو یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ صرف اس پر اکتفا نہ کریں۔ کہ ہم جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ بلکہ پوری کوشش اور سعی سے اس کام میں حصہ لیں۔ تا حقیقی طور پر اس جماعت میں مل سکیں۔ اور ہر وقت کوشش کریں۔ اور اس بات کی فکر کریں۔ کہ اس نعمت سے محروم نہ کر دیئے جائیں۔ اور اس کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ

سلسلہ کے کاموں میں حصہ

لیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ امداد کریں۔ ہمارا بڑا جہاد کیا ہے۔ یہی کہ دین کی خاطر مالی قربانی کریں۔ صحابہ کرامؓ کو جانی اور مالی دونوں قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی تھیں۔ مگر ہم چونکہ ان کے مقابلہ میں کمزور ہیں اس لئے ہم سے کم قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور وہ

مالی قربانی

ہے۔ ان کو مال دینے کے علاوہ اپنی جانوں اور اپنے بیٹوں۔ بھائیوں وغیرہ کی جانوں کی قربانیاں بھی دینی پڑتی تھیں۔ مگر اس وقت صرف ایک ہی قربانی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ

سچے احمدی

ہم اسی وقت ہو سکتے ہیں۔ جب جہاں تک ہم سے ممکن ہو سلسلہ کی مالی امداد سے دریغ نہ کریں۔ اور غافل نہ ہوں۔ بلکہ سب سے پہلا فرض یہی سمجھیں۔ کیونکہ معلوم نہیں موت کا وقت کب آ جائے اور ایسا نہ ہو۔ کہ ہم

مجاہدین کی فہرست

میں شامل ہونے کا موقعہ نہ پا سکیں۔ ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے رجسٹر سے ہمارا نام خارج نہ ہو جائے۔ بلکہ اعلےٰ مدارج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس فرض کو کبھی فراموش نہ کریں۔ جو احمدیت میں داخل ہونے کی حقیقی غرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپکو

ذوالقرنین

بھی لکھا ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ اس نے کہا اے لوگو اگر یاجوج ماجوج سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ تو مجھے مال دو تا میں ایک دیوار تمہاری حفاظت کے لئے بنا دوں۔ گویا قرآن مجید سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ

مسیح موعود کا کام

چندہ لینا ہے۔ سلسلہ کی ضروریات کو آپ لوگ خوب جانتے ہیں تبلیغی اور دوسرے کاموں کا دارومدار روپیہ پر ہے۔ اور اگر آپ چندہ دینے کی سستی سے اس میں ہرج ہوتا ہے۔ تو آپ

اللہ تعالےٰ کے کام میں ہرج

کرنے والے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے پاس بے شک خزانے ہیں لیکن وہ ہمارے لئے ثواب کا موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔ تاہم اس کا قرب حاصل کر سکیں۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس میں کامیاب ہوں۔

اور فیل نہ ہوں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئے۔ کیونکہ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک جماعت فائدہ نہیں اٹھاتی۔ تو وہ کسی اور کو کھڑا کر دیتا ہے۔ پس یہ ہمارے لئے

ثواب کا ایک زرین موقع

ہے۔ جسے ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بعض اوقات خدا کی راہ میں ایک مٹھی بھر جو خرچ کرنے سے سونے کا پہاڑ قربانی کرنے کے برابر اجر حاصل ہوتا ہے۔ یہ بے شک تنگی کے دن ہیں۔ مگر تنگی کے وقت ہی

ایمان کا امتحان

ہوتا ہے۔ اور انسان کو چاہیئے۔ کہ اس میں پاس ہو۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر عسر و یسر میں آگے بڑھنے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے اس تنگی کے موقعہ پر بجائے ہمیں نہ صرف یہ کہ پہلی قربانیوں کو جاری رکھنا چاہیئے۔ بلکہ آگے بڑھنا چاہیئے تنگی کا وقت ہی دراصل قربانی کا وقت ہوتا ہے۔ اور یہی

امتحان کا موقعہ

ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جلسا کہ حضور نے ظاہر فرمایا ہے۔ یہی ارادہ تھا۔ کہ آج اس موضوع پر خطبہ ارشاد فرماتے۔ مگر حضور بیماری کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔ اس لئے مجھے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جماعت کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف متوجہ کردوں۔ اور بتاؤں۔ کہ اگر نومبر کے مہینہ میں چندہ کی وصولی میں خاص کوشش سے کام نہ لیا گیا۔ اور اس مہینہ کے آخر تک روپیہ نہ آیا۔ تو سلسلہ کے کاموں کو سخت نقصان پہنچیگا۔ حضور کا یہ پیغام میں نے آپ لوگوں کو سنا دیا ہے۔ آپ لوگ کوشش کریں۔ کہ ان امتحانوں میں پاس ہوں۔ تا حقیقی طور پر مسیح موعود کی جماعت میں لکھے جائیں۔ اور اسے سعادت سمجھنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی

کرنے سے انسان کبھی مفلس نہیں ہوتا۔ شیطان بخل کا خیال دلاتا ہے لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ انسان خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی مفلس نہیں ہوتا بلکہ اگر ہمت کرے۔ تو خدا مدد کر دیتا ہے۔ اور اگر انسان قربانی کرے۔ تو خدا تعالےٰ اسے

تکلیف اور مصیبت

سے بچاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اتقوا النار ولو بشق تمرۃ یعنے آگ سے بچو۔ خواہ کھجور کا آدھا ٹکڑا دیکر۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے انسان اس دنیا نیز آخرت میں آگ سے بچ جاتا ہے گویا خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ اور مسئلہ معراج

معراج کشف کا بزرگترین مقام ہے!

ایک استفسار

ایک صاحب نے جو ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں شامل نہیں ہوئے بذریعہ خط استفسار کیا ہے۔ کہ مسئلہ معراج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا خیال تھا۔ انہوں نے ازالہ اوہام سے دو حوالے بھی پیش کئے ہیں جن سے ان کا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے۔ کہ غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جسم عنصری کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معراج کے قائل تھے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"بہت سے لغو مسائل جو مرزا صاحب کے متعلق میرے چند کرم فرما منسوب کیا کرتے تھے۔ صاف ہو گئے۔ کچھ دنوں سے میری چند دوستوں کے ساتھ اس بات پر کشمکش تھی۔ کہ آیا جسمانی معراج صحیح ہے۔ یا کہ نہیں۔ میرا یہ سوال محض نیک نیتی خلوص دل اور تحقیق حق کے لئے ہے۔ نہ کہ تعصب پر۔ لہذا مرزا صاحب کا عقیدہ جو ان کی کتابوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ تحریر کرتا ہوں"

اس کے بعد ازالہ اوہام کے وہ حوالے پیش کرنے کے بعد جن پر اس مضمون میں روشنی ڈالی جائیگی۔ لکھتے ہیں:-

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا مذہب تو اس کے متعلق یہی تھا۔ کہ آپ جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے۔ مگر ایک غیر احمدی کن وجوہات کی بناء پر اپنا عقیدہ راست کر سکتا ہے"۔

چونکہ ان صاحب کی یہ خواہش ہے۔ کہ اس سوال کا جواب اخبار میں شائع کیا جائے۔ اور مناسب بھی یہی ہے تاکہ دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل سطور سپرد قلم کی جاتی ہیں:-

معراج کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

سب سے پہلے ہمیں اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ معراج کے متعلق کیا عقیدہ تھا۔ آیا آپ جسمانی معراج کے قائل تھے۔ یا اسے ایک اعلیٰ درجہ کا کشف قرار دیتے تھے۔ اس غرض کے لئے چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں:-

پہلا حوالہ

حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی اعتراض کرے۔ کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جسکو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے۔ ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نوری جسم کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنے کے آسمانوں کی سیر کر سکتا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نفس ناطقہ کی اعلیٰ درجہ کی استعداد تھی۔ اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ اپنے معراجی سیر میں معمورہ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے۔ سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا۔ جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے۔ بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے۔ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا۔ اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں۔ بلکہ یہ کشف کا بزرگترین مقام ہے۔ جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے"

(ازالہ اوہام جلد اول طبع اول ص ۴۷)

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جسمانی معراج کے قائل نہیں۔ بلکہ آپ اسے سیر کشفی قرار دیتے اور اسے کشف کا ایک بزرگترین مقام فرماتے ہیں۔

دوسرا حوالہ

حضور فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تھی۔ مگر یہ جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا۔ سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ معراج میں آنحضرتؐ اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے۔ کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوئی تھی۔ وہ ایک وجود تھا۔ مگر

نورانی اور بیداری تھی۔ مگر کشفی اور نورانی۔ جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو"۔

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ صفحہ ۴)

تیسرا حوالہ

پھر فرماتے ہیں:۔

"بے شک ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ آپ جسم کے ساتھ گئے تھے۔ بیداری بھی تھی۔ اور جسم بھی تھا۔ مگر وہ ایک اعلیٰ درجہ کی کشفی حالت تھی۔ اس دلیل کے واسطے بخاری کو دیکھ لو۔ کہ یہ سارا واقعہ لکھنے کے بعد لکھا ہوگا۔ کہ ثم استیقظ بھلا اس کے کیا معنی استیقظ سے یہ مراد نہیں۔ کہ آپ نے خواب دیکھا تھا۔ بلکہ ایک قسم کی بیداری تھی۔ اور اس میں یہ بھی شعور تھا۔ کہ مع جسم گئے۔ یہ ایک خدا کا تصرف ہوتا ہے۔ کہ علیٰ وجہ البصیرت جس نہیں ہوتی اور یہ ایک نکتہ ہے۔ کہ علم سے حل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تجربہ صحیح اس کو حل کر سکتا ہے۔" (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ صہ ۱۳)

ان حوالجات سے معراج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ ظاہر ہے۔ مزید اطمینان کے لئے معترض کو ان الفاظ کی تفہیم کے لئے کہ معراج "ایک قسم کی بیداری تھی" مولوی وحید الزمان صاحب کے یہ الفاظ پڑھ لینے چاہئیں۔ کہ "پیغمبروں کا خواب بھی بیداری کا حکم رکھتا ہے۔" (تیسیر الباری پ ۱۳ صہ ۹)

کشف سے مراد

اور کشف سے مراد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تقریر سے جو الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ میں شائع ہو چکی ہے ظاہر ہے۔ کہ کشف میں اسی بیداری کے ساتھ کسی اور عالم میں تداخل ہو جاتا ہے۔ اس میں حواس کے معطل ہونے کی ضرورت نہیں دنیا کی بیداری بھی ہوتی ہے۔ اور ایک عالم غیبوبت بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"کشف کیا ہے۔ اسی بیداری کیساتھ کسی اور عالم کا تداخل ہو جاتا ہے۔ اس میں حواس کے معطل ہونے کی ضرورت نہیں۔ دنیا کی بیداری بھی ہوتی۔ اور ایک عالم غیبوبت بھی ہوتا ہے یعنے حالت بیداری ہوتی۔ اور امور غیبی بھی نظر آتے ہیں"

پیشکردہ حوالہ کی حقیقت

اس تشریح و توضیح کے بعد ازالہ اوہام کے پیشکردہ حوالجات پر غور کیا جاتا ہے۔ جو الفاظ راقم مکتوب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کئے۔ وہ یہ ہیں:۔

"باوجودیکہ آنحضرت صلعم کی رفع جسمی کے بارے میں یعنے اس بارہ میں کہ وہ جسم کے سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ رض کا یہی اعتقاد تھا۔ جیسا کہ مسیح کے اٹھائے جانے کی نسبت اس زمانہ کے لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ یعنی جسم کے ساتھ اٹھائے جانا اور پھر جسم کے ساتھ اترنا۔

لیکن پھر بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ وہ ایک رویاء صالحہ تھی اور کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ کا نام نعوذ باللہ ملحدہ یا ضالہ نہیں رکھا اور نہ اجماع کے برخلاف بات کرنے سے اُن پر ٹوٹ کر پڑ گئے"۔

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ لکھا ہے اپنے عقیدہ کے طور پر نہیں لکھا بلکہ مسلمات خصم کی بناء پر لکھا ہے حضور کا اپنا عقیدہ تو ان حوالجات سے ظاہر ہے جو اوپر پیش کئے گئے ہیں۔ اس حوالہ میں حضور نے جس امر کو صحابہ کا اجماع کا قرار دیا۔ وہ اپنا خیال یا عقیدہ نہیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کے ایک تسلیم کردہ نظریہ کو بیان فرما کر ان پر حجت پوری کی ہے۔ اور وہ حجت یہ ہے کہ آپ نے بتایا باوجودیکہ تم تسلیم کرتے ہو کہ معراج جسمانی پر صحابہ کا اجماع تھا اور تسلیم کرتے ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس اجماع کے خلاف کہا۔ پھر بھی حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی نے حضرت عائشہ رض کو اجماع کے خلاف کہنے کی وجہ سے ضالہ یا ملحدہ نہیں کہا۔ اسی طرح بفرض محال اگر مسیح ناصری کے جسمانی نزول پر امت محمدیہ کا اجماع بھی تھا۔ تو بھی میرا اس اجماع کے خلاف کہنا مجھے ضال اور ملحد ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ جیسا کہ حضرت عائشہ رض بقول تمہارے ایک اجماع کے خلاف کہہ کر بھی صدیقہ رہیں۔ اسی طرح میں بھی تمہارے زعم کے مطابق مسیح ناصری کے جسمانی نزول کے اجماع کے خلاف کہہ کر مومن رہ سکتا ہوں۔ غرض آپ نے اس حوالہ میں اپنا عقیدہ بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ مسلمات خصم کی بناء پر اس پر حجت قائم کی ہے۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"مولوی صاحب (یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی) کو معلوم ہوگا کہ برخلاف اجماع صحابہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کے دونوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس میں گئے نہ آسمان پر بلکہ وہ ایک رویاء صالحہ تھی۔ اب ظاہر ہے کہ عائشہ صدیقہ رض کا یہ قول بخاری اور مسلم کا کچھ خلل انداز نہیں ہوا اور نہ صحاح ستہ کو اس نے نکما اور بیکار کر دیا تو پھر اس عاجز کے اس الہام سے صحاح ستہ کیونکر نکمی اور بیکار ہو جائیں گی۔" (ازالہ اوہام طبع اول صہ ۲۹۴)

الزامی جواب کا ایک اور ثبوت

اس امر کا ایک اور ثبوت کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا یہ عقیدہ نہیں کہ جسمانی معراج پر صحابہ کا اجماع تھا۔ یہ ہے کہ حضور تحریر فرماتے ہیں

"قرآن کے میں نے کوئی ایسے اجنبی معنے نہیں کئے جو حجتہ اللہ ان معنوں کے جن پر صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع ہوا۔" (ازالہ اوہام طبع اول صہ ۳۰۱)

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر صحابہ کا معراج جسمانی پر اجماع تھا تو حضور نے آیات الاسراء کے معنوں میں ان کے خلاف کیا جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

پس صاف ظاہر ہو گیا کہ اس جگہ صحابہ کے جس اجماع کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے۔ وہ حضور کا اعتقاد نہیں۔ بلکہ مسلمات خصم کی بناء پر اتمام حجت کے لئے فرمایا۔

معراج کے متعلق غیر احمدیوں کا عقیدہ

اور اگر ہم دیکھیں۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ واقعی غیر احمدیوں کا یہی اعتقاد ہے۔ کہ صحابہ معراج جسمانی کے قائل تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"تقریباً تمام صحابہ معراج جسمانی کے قائل تھے مگر معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات پر رہے۔ کہ معراج خواب میں ہوا تھا جیسا کہ شفا میں لکھا ہے"۔ (افادہ حصہ دوم صہ ۲۴۳ مصنفہ مولوی انوار اللہ)

غرض غیر احمدیوں کے اعتقاد کی بناء پر حضور نے وہ عبارت لکھی۔ اور اس طرح ان پر حجت پوری کی۔

دوسرا حوالہ

سائل نے ازالہ اوہام سے ایک اور حوالہ بھی پیش کیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم دید ماجرا بیان کرتے ہیں کہ میں نے دوزخ میں اکثر عورتیں دیکھی ہیں۔ مگر اس سے جسمانی صعود ثابت نہیں ہو سکتا۔ رؤیا و کشوف میں بھی انسان آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک ڈالنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چشم دید ماجرا بیان کرنا معراج کے کشف ہونے کے خلاف نہیں۔

سائل نے اپنے سوال میں ازالہ اوہام کے جس حوالہ کی طرف اشارہ کیا ہے اس پر بھی نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو مفہوم اس عبارت کا سمجھا گیا ہے۔ وہ درست نہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ مومن کو فوت ہونیکے بعد بلا توقف بہشت میں جگہ ملتی ہے جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ قیل ادخل الجنۃ قال یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین اور دوسری یہ آیت فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اور تیسری یہ آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما آتاھم اللہ من فضلہ اور احادیث میں اس قدر اس کا بیان ہے کہ جس کا باستیفاء ذکر کرنا موجب تطویل ہوگا۔ بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اکثر عورتیں دیکھیں اور بہشت دکھایا گیا تو میں نے اکثر اس میں فقراء دیکھے (صفحہ ۳۵۲ ایڈیشن اول) اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو ثابت کرنیکے

نظارتوں کے اعلانات

احکام قواعد احمدیہ کور

ستمبر میں احمدیہ کور کی ٹریننگ کلاس کھولی گئی تھی۔ جسمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سو سے زائد جوانوں نے کام سیکھا لیکن بہت سی جماعتیں بعض معذوریوں کی وجہ سے جن کا صحیح علم صرف ان کو ہی ہو سکتا ہے۔ اس کلاس میں اپنے نوجوان بھجوا نہیں سکیں۔ اس وجہ سے اب ان کو کام شروع کرنے میں دقت ہے۔ اس لئے میں پریڈ کے متعلق احکام کے الفاظ اخبار میں شایع کرا رہا ہوں تاکہ وہ لوگ جو فوجی کام سے تو واقف ہیں۔ مگر ہماری قواعد کے احکام سے واقف نہیں۔ ان کو سمجھ سکیں۔ اور انہیں کام شروع کرنے میں دقت نہ ہو۔ قواعد کے انگریزی احکام بھی ساتھ ہی دیدیئے ہیں۔ تاکہ سمجھنے میں سہولت ہو۔ مرزا شریف احمد

احکام قواعد اسی قدم پر دیئے جائیں گے جن پر فوجی قواعد میں دیئے جاتے ہیں۔

Halt - رک - جب دایاں پاؤں زمین پر آ رہا ہو
Right turn - دائیں پھر - " " " "
Left turn - بائیں پھر - " " " بایاں "
About turn - واپس پھر " " " "
Form fours - چار ہو } بائیں پیر پر (جبکہ اگلی سطر آگے ہو)
Form two deep - دو ہو }
Form fours - چار ہو } دائیں پیر پر (جبکہ پچھلی سطر آگے ہو)
Form two deep - دو ہو }
Form fours - } دائیں پیر پر (جب دائیں طرف منہ ہو)
Form two deep - }
Form fours } بائیں پیر پر (جب دائیں طرف منہ ہو)
Form two deep }
Fall in - - - - - - حاضر
attention - - - - ہوشیار
Stand at ease - - - باآرام
Easy - - - - - - - اطمینان
Right dress - - - دائیں سے سیدھا
Eyes front - - - - - سیدھا دیکھ
Right turn - - - - - دائیں پھر
Left turn - - - - - بائیں پھر
About turn - - - - واپس پھر
Quick march - - - تیز چل

Double march - ڈبل مارچ - دوڑ چل
Slow march - سلو مارچ - آہستہ چل
mark time - مارک ٹائم - قدم مار
Slow mark time - آہستہ قدم مار
Quick mark time - تیز قدم مار
Double mark time - دوڑ قدم مار
forward - فارورڈ - آگے بڑھ
Class - - کلاس - - جماعت
Squad - - سکواڈ - - ٹولی
Section - سیکشن - ٹولی
Platoon - - پلاٹون - - فریق
Company - کمپنی - دستہ
Right Wheel - رائیٹ ویل - دائیں گھوم
Left " - لیفٹ ویل - - بائیں گھوم
Half right Wheel - آدھا دائیں گھوم
" Lift - آدھا بائیں گھوم
Right Form - رائیٹ فارم - دائیں چکر کاٹ
Left Form - لیفٹ فارم - بائیں چکر کاٹ
Salute - سیلوٹ - - سلام
Form deep - فارم ڈیپ - دو ہو
Form fours - فارم فورس - چار ہو
Right-Left - - - - دائیں بائیں
By the Right - بائی دی رائیٹ - دائیں سے
By the Left - بائی دی لیفٹ - بائیں سے
on the Left form Section - ٹولی بائیں ہو
on the right form Section - ٹولی دائیں ہو
move to right in fours - دائیں کو چار چار چلو
Form Fours - - - - - چار ہو
Right - - ڈائیں - - دائیں
Quick march - - - تیز چل
Form Single Rank - اکہری سطر ہو
open order-march - کھلی ترتیب چل
Close order-march - تنگ ترتیب چل
For Inspection - - معائنہ کے لئے
Line - - لائن - - - سطر
file - - فائل - - - قطار
Single File - سنگل فائل - اکہری قطار
Rear Rank - ریر رینک - پچھلی سطر
Front Rank - فرنٹ رینک - اگلی سطر

move to right in file - دائیں کو قطار میں چلو
open Ranks march - آگے پیچھے کھل
reform Ranks march - آگے پیچھے مل
By the Centre dress - بیچ سے سیدھا
Left dress - - - بائیں سے سیدھا
Right Close march - دائیں پہلو چل
Left " " - بائیں پہلو چل
To the left extend - - بائیں کو کھل
To the Right extend - دائیں کو کھل
To the Right five paces extend
on the Right Close - دائیں پر چل
on the Left Close - بائیں پر چل
From the Centre extend - اندر سے کھل
On the Centre Close - اندر کو مل

لاٹھی کی لڑائی

number - - - - - - گنتی
In two's number - دو دو گنتی
For Bayonet training } لاٹھی سکھلائی
move } چل
Back to your place go - اپنی جگہ جاؤ
High Port - - ترچھی لاٹھی
Order arms - - ٹیک لاٹھی
Rest - - - - دم
Left foot farward - بائیں پیر آگے
On Guard - - خبردار
Slow - - - - آہستہ
Long Point - - لمبی مار
With-draw - - - کھینچ
Point - - - - - مار
Right parry - - دائیں روک
Left Parry - - بائیں روک
right Lower Parry - دائیں نیچی روک
Left Lower Parry - بائیں نیچی روک
Left Upper Parry - بائیں اونچی روک
Right upper Parry - دائیں اونچی روک
Head Parry - - - سر روک
ایک دستی مار
ایک دستی لمبی مار
Shoulder arm - سنبھال سوٹی

ہندوستان بھر میں سیرت النبی کے کامیاب جلسے

154

لکھنؤ میں جلسہ

لکھنؤ کے سیرت النبیؐ کے جلسہ کے متعلق انڈیپینڈنٹ نیوز سروس لکھنؤ نے حسب ذیل رپورٹ اخبارات کو روانہ کی ۶ر نومبر کو "پرافٹ ڈے" کی سالانہ تقریب امین الدولہ پارک میں منائی گئی۔ کارروائی شام کے ساڑھے ۵ بجے مولانا انیس احمد صاحب عباسی بی۔ اے چیف ایڈیٹر اخبار حقیقت کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کی گئی پھر جناب مسٹر شوکت علی تھانوی نے دلچسپ اور دل پذیر نعتیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مسلم وغیر مسلم اصحاب نے اردو انگریزی میں تقریریں کیں۔ جن میں سے مولانا حافظ خواجہ شمس الدین صاحب میونسپل کمشنر اور شہر کے مشہور طبیب مولانا محمد مسلیم صاحب طبّ یونانی اور مسٹر ایم۔ این چیٹر جی بنگالی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کی تقریریں خاص طور پر مسلم وغیر مسلم حاضرین نے پسند کیں۔ اس سال کے جلسہ میں غیر مسلم کثرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ جلسہ ۹ بجے شب کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اب کے محلہ مولوی گنج کے بعض متعصب مسلمانوں نے کوشش کی۔ کہ یہ جلسہ اول تو منعقد ہی نہ ہو سکے۔ یا کم سے کم اس قدر کامیاب نہ ہو۔ لیکن اس سلسلہ میں ان کی تمام کوششیں کلیۃً ناکام ہوئیں۔ انہوں نے بعض آوارہ گردوں کو پارک کے تمام دروازوں پر سامعین کو روکنے کے لئے کھڑا کر رکھا تھا۔ مگر سب بے سود۔ جب کسی نے ان کی ایک نہ سنی۔ تو وہ خود بخود ہی وہاں سے چلے گئے۔ سامعین نے چودھویں صدی کے ان علماء کہلانے والوں کی اس بے ہودگی کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھا ؎

لیہ میں جلسہ

۶ر نومبر کو بمکان سردار محمد حسین خان صاحب آزاد زیر صدارت جناب شیخ اللہ بخش صاحب بی۔ اے پلیڈر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ مسلم اور غیر مسلم پبلک کا ہجوم غیر معمولی تھا۔ جلسہ کا اہتمام تمام تر سردار محمد حسین خان صاحب آزاد نے نہایت کامیابی سے کیا۔ مولوی عبدالسلام نبی صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کے بعد تقریر کی۔ ایک کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ اس صاحب نے ثابت کیا۔ کہ دنیا کا بچہ بچہ اس پاک ہستی محمد عربیؐ کا ممنون احسان ہے۔ تمام موجودہ تہذیب اور شائستہ اقوام عالم آپ کے پاک ترین مذہب اسلام کی خوشہ چین ہیں۔ اور میں ببانگ دہل کہہ رہا ہوں۔ کہ وہ شخص بڑا احسان فراموش ہے۔ جو بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ کے احسانات عظیمہ کا انکار کرتا ہے۔ سردار محمد حسین خان صاحب آزاد نے بھی جامع اور معنی خیز تقریر کی۔ تقریباً بارہ بجے شب یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

امرت سر میں جلسہ

جلسہ سیرت نبوی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہایت اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مخالفین کی ایک عرصہ کی منصوبہ بازیاں اور جلسہ سیرت کو ناکام بنانے کی فتنہ انگیزیاں سب خاک میں مل گئیں۔ اور سب کے سب ناکام اپنی نامرادی پر سر پیٹتے ہوئے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ مولوی عبدالسلام صاحب کی تقریر نہایت عمدگی کے ساتھ ختم ہوئی۔ اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئی مسٹر آر۔ ایس ٹھاکر صاحب نے بھی تقریر کی ؎

امرت سر میں مستورات کا جلسہ

جلسہ مستورات بھی نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ معزز غیر احمدی۔ اور احمدی خواتین کثرت سے شامل ہوئیں۔ استانی میمونہ اور بیگم ڈاکٹر محمد منیر صاحب کی تقریریں قابل ذکر ہیں۔ (نامہ نگار)

ڈیرہ دون میں جلسہ

۶ر نومبر ۱۹۳۲ء جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت جناب خان بہادر سید ظل حسنین صاحب اسپیشل آنریری مجسٹریٹ روز سنیما ہال میں ۲½ بجے دن کو منعقد ہوا۔ حافظ حاجی محمد عبداللہ صاحب عرب نے تلاوت قرآن مجید کے بعد مختصر تقریر کی۔ جناب ڈاکٹر بانکے لال صاحب نے اپنی نعتیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مولوی فاضل نے قریباً ایک گھنٹہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں صحیح تمدن کی بنیاد رکھی۔ اور بنی نوع انسان کو حکمت اعمال کی طرف توجہ دلائی کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار خواجہ غلام نبی ؎

مین پوری میں جلسہ

۶ر نومبر ۱۹۳۲ء امام باڑہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ باتفاق آراء بابو برہم نرائن صاحب ایڈووکیٹ صدر منتخب کئے گئے۔ جہاں شاہ محمد صاحب نے رسول کریمؐ کے دنیا پر احسانات نیز حضور کی تمدنی تعلیم اور اس کی خوبی اور فضیلت بیان کی۔ آپ کے بعد بابو سروپ کشور صاحب وکیل نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلےٰ انسانیت پر نہایت جامع تقریر کی۔ آخر میں بابو دھرم نرائن صاحب صدر جلسہ نے فصیح لیکچر دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پاک کی صداقت پر پُر مغز تقریر کر کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدائے تکبیر پر جلسہ ختم کیا۔ خاکسار محمد ظہیر الدین۔

پینگاڑی (زمار تھ مالابار) میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مورخہ ۶ر نومبر کو یہاں مولا سکول میں زیر صدارت مسٹر ایم۔ وی پرکھو دیو سب انسپکٹر نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ تقریر کرنے والے پانچ مسلمان اور پانچ ہندو اصحاب تھے۔ تقریریں نہایت عمدہ ہوئیں اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں جناب ایم عبداللہ صاحب بھی بہت کوشاں رہے۔ اور خاص شکریہ کے مستحق ہیں ؎ فخر الدین مالاباری

Order arms ۔ آرڈر آرمز ۔ ٹیک سوٹی
Trail arms ٹریل آرمز ۔ تول سوٹی
Part arm:-
Secure arms ۔ سیکیور آرمز ۔ ترچھی سوٹی
Slope arms ۔ سلوپ آرمز ۔ کندھے سوٹی
Ground arms ۔ گراؤنڈ آرمز ۔ رکھو سوٹی
Take up arms ٹیک اپ آرمز ۔ اٹھا سوٹی
Sit at ease ۔ سٹ ایٹ ایز ۔ آرام سے بیٹھ
Present arms ۔ پریزنٹ آرمز ۔ پیش کش
Pile arms ۔ پائل آرمز ۔ لگاؤ سوٹی
Dismiss ۔ ڈسمس ۔ برخواست
Break off ۔ بریک آف ۔ منتشر
By the Right ۔ ۔ دائیں سے
" " Left ۔ ۔ بائیں سے
With Interval ود انٹرول ۔ فاصلہ رکھ کر
Left Incline ۔ لیفٹ انکلائن ۔ آدھا بائیں
Right Incline " ۔ رائٹ ۔ آدھا دائیں
Remainder ۔ ریمینڈر ۔ باقی
On the Left form line ۔ صف بائیں بنا
Remainder left incline ۔ باقی آدھا بائیں
On the left form line of section
In fours at eight Paces
Interval doubling
بائیں پر ٹولیاں۔ آٹھ قدم کا فاصلہ چار چار کی صف۔ باقی دوڑ چل
Change step ۔ ۔ قدم بدل
Change direction right ۔ دائیں کو بدلی
Right form ۔ ۔ دائیں چکر کاٹ
Inward turn ۔ ۔ اندر کو پھر
Move to the right } دائیں کو
In fours } چار چار چل
As you were ۔ ۔ واپس

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

مندرجہ ذیل فہرست میں ان خریدارانِ الفضل کے نام ہیں جن کا چندہ ۱۶ نومبر سے ۱۵ دسمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر پیشگی قیمت بھجوا دیں ورنہ ۲۳ دسمبر کا پرچہ ان کے نام وی پی ہوگا۔ جلسہ سالانہ کا خیال نہ فرمایا جائے کیونکہ الفضل کی آمد سے ماہواری اخراجات ادا ہوتے ہیں۔ اس لئے چندہ مطلوبہ بہرحال پہلے ادا ہو جانا چاہیئے۔ البتہ جن کی قیمت آخیر دسمبر یا ۱۵ جنوری تک ختم ہوتی ہے وہ اپنا چندہ لنڈا سکتے ہیں۔ ۲۳ دسمبر سے وی پی کی تاریخ نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر الفضل)

نمبر خریداری	نام
۱۳۱	چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۵۰	بابو فضل احمد صاحب
۱۸۱	منشی غلام حیدر صاحب
۱۶۴	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۵۵۶	شیخ منظور علی صاحب
۸۲۲	مولوی فضل حق صاحب
۱۰۵۲	منشی محمد نذیر خانصاحب
۱۴۹۲	چوہدری محمد حیات خانصاحب
۱۷۴۱	میاں جان محمد صاحب
۲۳۱۰	چوہدری کرم الٰہی صاحب
۲۴۴۸	محمد ابراہیم صاحب
۲۵۰۷	سید شجاعت حسین صاحب
۲۵۸۳	چوہدری نعمت اللہ صاحب
۲۵۹۶	سلطان احمد صاحب
۲۸۳۵	عزیز اللہ خانصاحب
۲۸۶۷	بابو محمد حیات صاحب
۳۰۹۳	مولوی محبوب عالم صاحب
۳۱۰۷	مرزا محمد احسن بیگ صاحب
۳۱۵۸	شیخ عبدالمالک صاحب
۳۲۱۹	بشیر الدین شیخ حمید علی
۳۴۷۳	ہدایت اللہ صاحب
۳۸۴۳	رفیع الدین احمد صاحب
۳۹۰۶	چوہدری محمد لطیف صاحب
۴۱۸۹	بابو فضل الٰہی صاحب
۴۴۱۸	خانصاحب برکت علی صاحب

نمبر خریداری	نام
۴۴۵۰	منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۵۰۷	جناب شاہ محمد صاحب
۴۷۱۰	جناب غلام نبی صاحب
۴۸۸۵	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۳۴۴	منشی غلام محمد صاحب
۵۳۴۱	چوہدری محمد بخش صاحب
۵۳۱۶	سید جلیل شاہ صاحب
۵۳۴۹	ماسٹر سعد الدین صاحب
۵۳۴۳	محمد شریف صاحب
۵۶۱۷	عبدالمجید خانصاحب
۵۶۸۳	عبدالشکور صاحب
۵۷۴۹	ماسٹر اللہ دتہ صاحب
۵۷۷۸	محمد عبدالستار صاحب
۵۸۴۳	جناب سعد اللہ خانصاحب
۵۸۸۰	جناب محمد حسین صاحب
۵۹۷۴	جناب محبوب علی شاہ صاحب
۶۰۷۴	جناب محمد اکرم خانصاحب
۶۰۸۸	جناب محمد اعظم صاحب
۶۱۰۶	بابو مولا بخش صاحب
۶۱۱۲	کے ڈی احمد صاحب
۶۱۲۲	عبدالرشید صاحب
۶۲۴۱	جناب علی اکبر صاحب
۶۳۲۱	بابو محمد عالم صاحب
۶۳۹۱	مرزا مبارک بیگ صاحب
۶۵۹۲	محمد خان صاحب
۶۸۹۷	ملک چراغ دین صاحب

نمبر خریداری	نام
۶۹۳۰	ملک بہادر خانصاحب
۶۹۳۱	منشی حشمت علی صاحب
۶۹۳۳	دوست محمد صاحب
۷۰۰۹	سید غنی شاہ صاحب
۷۰۲۱	مرزا شریف احمد صاحب
۷۰۶۲	احمد الدین صاحب
۷۱۳۲	منشی رشید احمد خانصاحب
۷۱۸۳	چوہدری کریم بخش صاحب
۷۱۸۸	بابو عبدالعزیز صاحب
۷۳۲۹	خان بہادر چوہدری محمد دین صاحب
۷۴۰۷	چوہدری عبدالحمید صاحب
۷۴۱۳	شیخ عبدالعلیم صاحب
۷۶۰۲	غلام جیلانی خانصاحب
۷۶۵۰	سید مہدی حسن شاہ صاحب
۷۶۵۴	حمید اظفر احمد صاحب
۷۹۱۳	ڈاکٹر سید اقبال حسین صاحب
۷۹۲۰	مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۲۳	بدیع الزمان خانصاحب
۷۹۴۰	[illegible]
۷۹۴۱	بابو محمد اسمعیل صاحب
۷۹۴۳	اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۸۱	نواب ادریس یار جنگ بہادر
۸۰۰۱	سعید احمد صاحب
۸۰۳۶	نصیر احمد صاحب
۸۱۳۵	چوہدری ظفر حسن صاحب
۸۲۶۱	میاں مدد علی صاحب
۸۲۹۹	چوہدری فضلداد خانصاحب
۸۳۰۰	حکیم فتح دین صاحب
۸۳۸۸	مرزا جان عالم بیگ صاحب
۸۴۰۹	حکیم سید محمد حسین صاحب
۸۴۵۵	سید وزارت حسین صاحب
۸۴۶۷	مسلم فری ریڈنگ روم
۸۴۷۹	میاں اللہ دتہ صاحب
۸۵۱۶	دانشمند صاحب
۸۵۷۶	احمد دین صاحب
۸۵۷۹	مرزا مظفر بیگ صاحب
۸۶۰۳	فقیر عبداللہ صاحب
۸۶۱۶	ماسٹر رفیع الزمان صاحب

نمبر خریداری	نام
۸۶۲۹	کے عبداللہ صاحب
۸۶۴۷	قادر بخش صاحب
۸۶۷۰	بابو محمد منیر صاحب
۸۶۷۸	امیر عالم کرم دین صاحب
۸۶۷۳	شیخ خادم علی صاحب
۸۶۷۷	محمد سعید خانصاحب
۸۶۸۰	بابو سردار احمد صاحب
۸۶۸۵	شیخ عبدالحق صاحب
۸۶۸۹	میاں محمد یوسف صاحب
۸۷۹۲	عزیز اللہ خانصاحب بی-اے
۸۸۸۱	چوہدری غلام محمد صاحب
۸۸۸۳	بخدمت شریف غلام رسول صاحب
۸۹۱۱	بابو عبدالواحد صاحب
۸۹۱۶	عین علی شاہ صاحب
۸۹۲۴	محمد حسن خانصاحب
۸۹۴۶	شیخ کرم الدین صاحب
۸۹۵۱	منشی رحمت علی صاحب
۹۰۸۱	شیخ محمد علی صاحب
۹۰۸۵	حکیم مفتی محمد منظور صاحب
۹۰۸۶	شریف احمد صاحب
۹۰۸۹	شیخ سبحان علی صاحب
۹۰۹۲	چوہدری باغ دین صاحب
۹۰۹۴	ایچ ایم محمد حیات صاحب
۹۱۱۴	منشی محمد حسین صاحب
۹۱۲۷	ایم محمد علی صاحب
۹۱۳۰	ملک عبدالحق صاحب
۹۱۵۱	چوہدری فتح دین صاحب
۹۱۷۷	محمد یوسف صاحب
۹۲۰۰	سردار فیض اللہ خان
۹۲۴۳	چوہدری پیر محمد صاحب
۹۲۴۷	بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۹۷	محبوب الرحمٰن صاحب
۹۳۱۰	شیخ احمد صاحب
۹۳۱۵	ملک غلام محمد صاحب
۹۳۳۲	امام الدین گلاب الدین
۹۳۳۷	چوہدری محمد حسین صاحب
۹۳۳۹	قادر بخش صاحب
۹۳۴۰	محمد شاہ نصر صاحب
۹۳۴۱	اکبر علی خان صاحب

نمبر خریداری	نام
۹۳۴۳	ایم پی محمد صالح صاحب
۹۳۴۴	منشی عبدالعزیز صاحب
۹۳۴۵	مولانا محمود خان صاحب
۹۳۴۸	چوہدری نتھے خان صاحب
۹۳۵۳	غلام نبی صاحب
۹۳۵۴	مرزا محمد اسماعیل صاحب
۹۳۵۵	چوہدری علی محمد صاحب
۹۳۵۸	اسے محمد صدیق صاحب
۹۳۵۹	غلام محی الدین صاحب
۹۳۶۰	ایم سمیع اللہ صاحب
۹۳۶۲	مولوی شرافت حسین صاحب
۹۳۶۵	راجہ محمود احمد خانصاحب
۹۳۶۶	سردار نظام الدین خان
۹۳۶۹	نذر محمد خانصاحب
۹۳۷۰	چوہدری محمد طفیل صاحب
۹۳۷۷	بابو عبدالحکیم صاحب
۹۳۸۹	ڈاکٹر محمد احمد صاحب

نمبر خریداری	نام
۹۴۲۶	شیخ فضل الرحمٰن صاحب
۹۴۲۷	منشی محمد میاں صاحب
۹۴۳۴	حکیم بخشش علی صاحب
۹۴۵۱	عبدالحق صاحب
۹۴۵۲	بابو غلام قادر صاحب
۹۴۵۴	سید ظہور حسین شاہ صاحب
۹۴۶۰	بشیر احمد صاحب
۹۴۶۴	قاضی سراج احمد صاحب
۹۴۶۵	محمد الدین صاحب
۹۴۶۹	امیر الدین صاحب
۹۴۷۰	غلام رسول صاحب
۹۴۷۵	محمدی بیگم صاحبہ
۹۴۸۲	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۹	محی الدین صاحب
۹۴۹۳	مرزا فضل الٰہی صاحب
۹۵۰۴	مولوی فضل کریم صاحب
۹۵۰۹	محمد رمضان صاحب

احباب سے ایک ضروری التماس

نظارت تالیف و تصنیف کی لائبریری میں ایسی کتابوں۔ رسالوں۔ ٹریکٹوں اور اشتہاروں اور اخبارات کے جمع کرنے کی ضرورت ہے جو اس وقت تک سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کی طرف سے سلسلہ کی مخالفت میں شائع ہو چکی ہیں۔ یا آئندہ وقتاً فوقتاً شائع ہوں اور اس کام کے لئے مختلف مقامات کے احباب کی امداد کی ضرورت ہے۔ تمام احباب ان تمام تحریروں کو تلاش کرنے کی کوشش فرمائیں جو ان کے علاقہ میں کسی مخالف کی طرف سے اس وقت تک شائع ہو چکی ہیں۔ اکثر بڑے بڑے مخالف مر چکے ہیں۔ ان کی باقی تحریروں کو جو سلسلہ کے خلاف لکھی گئیں جمع کرنے کی کوشش کی جائے اور ایسا ہی جو تحریریں آئندہ شائع ہوں ان کو بھی حاصل کیا جائے۔ اور ان سب کو لائبریری تالیف و تصنیف میں بھیجا جائے۔

بعض مقامات میں سکرٹری تالیف و تصنیف منتخب ہو چکے ہیں ان کی خدمت میں بھی یہی درخواست ہے کہ وہ بھی اس کام کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ ان کے علاوہ ہر ایک احمدی کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ مخالفوں کے لٹریچر کو جمع کرنے میں صیغہ ہذا کی امداد فرمائے۔

اس کے علاوہ عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے جو کتابیں اسلام کے خلاف کسی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ ان کو بھی حاصل کرکے لائبریری میں بھیجنے کی کوشش فرمائی جائے۔ اور اگر کوئی صاحب لائبریری تالیف و تصنیف کے لئے کوئی مفید کتاب عطا فرمائیں تو وہ بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی (ناظر تالیف و تصنیف)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسٹر واٹسن ایڈیٹر سٹیٹسمین کلکتہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کے مقدمہ کا فیصلہ ۱۷ نومبر سپیشل جج علی پور نے سنا دیا۔ ملزموں میں سے ایک کو حبس دوام بعبور دریائے شور۔ دوسرے کو دس برس کی قید با مشقت اور تیسرے کو دو برس کی قید محض کا حکم سنایا گیا۔ باقی تین کو رہا کر دیا گیا۔

اسمبلی میں رائے بہادر سکھراج راؤ نے ۱۷ نومبر سوالات کے وقت دریافت کیا۔ کہ آیا معاہدہ پونا کے بعد گاندھی جی اور راہنماؤں کے درمیان گفت و شنید کا انقطاع حکومت بمبئی نے اپنی مرضی سے کیا تھا۔ یا گورنمنٹ ہند یا ملک معظم کی حکومت کی طرف سے اس سلسلہ کی ہدایات موصول ہوئی تھیں۔ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ یہ کارروائی حکومت کی بحیثیت مجموعی حکمت عملی کے مطابق کی گئی تھی۔

افغان قونصل جنرل متعینہ دہلی کو حکومت کابل کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جرنل غلام نبی خاں نے داری خیل اور عبدالرحمان کے قبیلہ کو موجودہ حکومت کے خلاف بغاوت کرنے پر مشتعل کیا تھا اس لئے اعلیٰ حضرت نادر شاہ کے حکم سے ان لوگوں کے خلاف فوجی کارروائی شروع کی گئی اور داری خیل کے تمام قبیلہ کو قید کر لیا گیا ہے۔ ان کے اسلحہ اور گولہ بارود پر قبضہ کر کے ان کے مکانات اور جائداد کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ خاتمہ پر لکھا ہے جس شرارت اور بدامنی کا آغاز غلام نبی خاں نے کیا تھا۔ اس کا خدا کے فضل سے خاتمہ ہو گیا ہے۔

خان بہادر دین محمد صاحب ایم ایل سی نے ڈاکٹر نارنگ کی مسلم آزار روش کے متعلق ایک بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ بدقسمتی سے نظم و نسق کے تین اہم شعبہ جات وزیر بلدیات کے ماتحت ہیں۔ جب سے ڈاکٹر صاحب نے اپنے عہدے کا چارج لیا ہے۔ اس وقت سے آپ اس کوشش میں مصروف ہیں کہ مسلمانوں کے مفاد کو الٹی چھری سے ذبح کر کے اپنے ہندو حلقہ نیابت کی رضامندی حاصل کریں شعبہ صنعت کے متعلق تو آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اس شعبہ کو مسلمانوں کے سایہ سے آلودہ نہ کیا جائے۔ ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں بھی یہی حالت ہے۔ لوکل سیلف گورنمنٹ میں بھی اسی ذہنیت کا اظہار ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ جو انصاف کیا گیا ہے اس کا انگریز یکٹو افسروں کے تقرر اور فرقہ وارانہ سب سے فوراً اندازہ ہو سکتا ہے۔

تجارتی مخابرات کے ڈائرکٹر کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ موجودہ مالی سال کے سات مہینوں میں محاصل کی کل آمدنی ۲۱ر۴ کروڑ روپیہ ہے یہ رقم گذشتہ سال کے، اتنے ہی عرصہ کی آمدنی سے ۵ر۲ کروڑ روپیہ زیادہ ہے۔ محاصل کی اس اطمینان بخش حالت پر دہلی میں افواہیں پھیل رہی ہیں کہ گذشتہ سال تنخواہوں میں جو دس فیصدی تخفیف تجویز کی گئی تھی۔ آئندہ اس پر عمل نہیں کیا جائیگا

لالہ لاجپت رائے کی وفات کے چار سال بعد اسی مہینہ اسی تاریخ اور اسی دن یعنی ۱۷ نومبر کو ان کی اہلیہ فوت ہو گئیں۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۷ نومبر میں چوہدری سر شہاب الدین صدر کونسل نے ممبروں کو تنبیہ کی ہے۔ کہ وہ فضول اور غیر ضروری سوالات میں کونسل کا وقت ضائع نہ کیا کریں۔ اور فرمایا اگر سوالوں کے متعلق ممبروں کا رویہ یہی رہا تو صدر کو مجبوراً بہت سے سوالات کو بغیر وجہ بتائے نامنظور کرنا پڑیگا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جو ممبر سوالات کے دوران میں ازالۂ حیثیت عرفی کے جرم کا مرتکب ہوگا وہ کونسل کی ممبری کی آڑ لے کر اس جرم کی پاداش سے بچ نہیں سکتا۔

برما کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مانڈلے شہر کی تین نشستوں کے لئے ہندوستان سے برما کی علیحدگی کے مخالفین کو ۴۰۰۰۰۴۲ ووٹ ملے اور علیحدگی کے حامیوں کو صرف ۸۴۴۲ گویا جب تک کوئی غیر معمولی بات پیدا نہ ہو جائے یہی سمجھنا چاہیئے کہ علیحدگی برما کا مسئلہ ختم ہو چکا

مولانا شفیع داؤدی سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ الہ آباد کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے بے خبر داعیوں کو دعوت دی جائے کہ سے مسلمانان ہند کی صفوں میں انتشار پیدا کرے ہم اس صورت حال پر اب زیادہ خاموش نہیں رہ سکتے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ طلب کیا جائے جس کا اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کے ساتھ ۳۰ نومبر کو منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر ہم الہ آباد کی گفت و شنید پر غور کرنے کے بعد ایک قطعی نتیجہ پر پہنچ سکیں گے۔

مسٹر ڈی ولیرا کی حکومت کے خلاف مسٹر کاسگریو کی طرف سے ۱۶ نومبر ڈبلن میں مذمت کی قرار داد پیش ہوئی جو مستر کے مقابلہ میں پچھتر آرا سے مسترد کر دی گئی۔

معاہدات اوٹاوہ کے مسودہ قانون کو شاہی منظوری حاصل ہو گئی ہے۔ نیز پیغام مظہر ہے کہ آسٹریلیا کے ایوان کے نمائندگان نے بھی ان معاہدات کا مسودہ قانون منظور کر لیا ہے۔

میڈرڈ سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایک ہسپانوی گورنر کو فوج کے ایک سارجنٹ نے قتل کر دیا جبکہ گورنر موصوف جنوبی افریقہ کے ایک جزیرہ کے معائنہ کے لئے گیا ہوا تھا۔ لیکن ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گورنر کو ایک جلسہ رقص کے دوران میں جو اس کے اعزاز میں منعقد کیا گیا تھا۔

کسی نے گلا گھونٹ کر مار دیا۔

حکومت بلجیم نے واشنگٹن کی حکومت کو ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں قرضہ جنگ کی ادائیگی میں توسیع کی درخواست کی ہے اور برطانیہ اور فرانس کی مثال کی پیروی کر کے قرضہ کے معاہدوں پر دوبارہ غور کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

حکومت حجاز نے حجاج کی سہولت کے لئے اس سال مدینہ منورہ اور مکہ شریف کے درمیان مختلف مقامات پر نہایت عمدہ ہوٹل قائم کر دئے ہیں جن میں کھانے پینے اور قیام کا نہایت عمدہ انتظام ہے ان میں موٹروں اور لاریوں کے لئے ضروری پرزے اور پٹرول کا ذخیرہ بھی ماہرین فن کے ماتحت رکھ دیا ہے مستورات کے لئے علیحدہ پردہ دار جگہ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت حجاز حجاج کی سہولت کے لئے دیگر خاص انتظامات میں بھی مصروف ہے۔

راج شاہی جیل کے انگریز سپرنٹنڈنٹ مسٹر چارلس لیوک ۱۸ نومبر کو اپنی اہلیہ کے ہمراہ جیل کے احاطہ کے باہر ہوا خوری کر رہے تھے۔ کہ پولیس چوکی کے قریب ان پر پستول سے فائر کئے گئے۔ دو گولیاں گردن میں اور ایک گال پر لگی۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

اخبار زمیندار کے بعض ملازمین نے چند ماہ ہوئے عدالت میں درخواست دی تھی کہ مالکان زمیندار چونکہ ان کی تنخواہوں کا بقایا ادا نہیں کر سکے اس لئے انہیں دیوالیہ قرار دیا جائے۔ اس درخواست کی بناء پر عدالت مذکورہ سے سمن جاری ہو چکے تھے لیکن تعمیل نہ ہو سکی تھی۔ ۱۷ نومبر اختر علی جب ایک مقدمہ میں حاضر ہوا تو کچہری میں ہی اس سے سمنوں کی تعمیل کرائی گئی۔ تاریخ سماعت ۷ جنوری ۱۹۳۳ء مقرر ہوئی ہے۔

تیسری گول میز کانفرنس کا اجلاس ۱۷ نومبر ہاؤس آف لارڈز کے کمیٹی روم میں شروع ہوا۔ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم نے ایک بیان پیش کیا جس میں گذشتہ کانفرنس کی کارروائی اور گورنمنٹ برطانیہ کی تجاویز کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ڈرافٹ ایجنڈا پر بحث ہوئی اور مختلف اصحاب کی تجاویز پر غور کرنے کے بعد اسے پاس کر دیا گیا۔ کانفرنس کا اجلاس ۲۱ نومبر پر ملتوی ہوا۔

لالہ خوشحال چند مالک اخبار ملاپ کے لڑکے مسٹر رنبیر سنگھ بی۔ اے کو دو ماہ ہوئے پولیس نے سپیشل آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر کے نظربند کر دیا تھا۔ ۱۹ نومبر پولیس اسے کسی نامعلوم مقام کی طرف لے گئی۔ افواہ ہے کہ اسے ریگولیشن ۳ مجریہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت نظربند کر دیا گیا ہے۔

سر سیموئل ہور نے اعلان کیا ہے کہ گول میز کانفرنس ۳۰ دسمبر کو ختم

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی